ترجمة القرآن

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة الحديث

روزے کا مقصد/تقویٰ

قولہ تعالیٰ ﴿یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون.﴾ (البقرۃ) ''اے ایمان والوتم پرروزے رکھنا فرض کیا گیا ہے' جس طرح تم سے پہلے لوگوں پرفرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔''

مذکورہ بالا آیت میں روزے کی فرضیت اوراس کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔عربی زبان میں روزہ کوصوم یاصیام کہا جاتا ہے۔جس کا شرعی معنی یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کرغروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی سے ہم بستری کرنے سے اللہ کی رضا کے لیے رکے رہنا۔یہ عبادت چونکہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کے لیے بہت اہم ہے'اس لیے اس عبادت کوپہلی اُمتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔اس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہےاورتقویٰ انسان کے اخلاق وکردار کے سنوارنے میں بنیادی کردارادا کرتا ہے۔تقویٰ کا معنی بچنے کے ہیں۔یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنااور ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے اجتناب کرنا۔جیسا کہ علامہ ابن کثیر نے عربی شاعر ابن المعتز کے اشعار نقل کرتے ہوئے تقویٰ کا معنی واضح کیا ہے:

خل الذنوب صغيرها وكبيرها ذاك التقى
واصنع كماشى فوق ارض الشوك يحذر ما يرى
لا تحقرن صغيرة ان الجبال من الحصى
(تفسیر ابن کثیر'۱/۲۸)

یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ کوچھوڑ دو۔یہی تقویٰ ہے۔ایسے رہو جیسے کانٹوں والے راستے پر چلنے والا انسان کانٹوں سے ڈرتا ہے' صغیرہ گناہوں کوبھی ہلکا نہ جانو۔(دیکھیے) پہاڑ ے چھوٹے چھوٹے کنکروں سے بن جاتے ہیں۔

اسلام میں تقویٰ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔اسی وجہ سے تمام عبادات کا مقصد اور فلسفہ قرآن حکیم میں تقویٰ ہی ذکر کیا گیا ہے۔تقویٰ اختیار کرنے سے انسانی زندگی میں اس کے شاندار ثمرات اور نتائج حاصل ہوتے ہیں۔جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ الاعراف میں ذکر فرمایا ہے: ﴿ولو ان اهل القرى آمنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركت من السماء والارض ......الخ﴾ یعنی اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اورتقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات کھول دیتے۔(آیت:۹۶)

اورسورۃ الطلاق میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے: ﴿ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب﴾ جوشخص اللہ سے ڈرجاتا ہےاورتقویٰ کی زندگی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کومصیبت اور پریشانی سے نکلنے کا راستہ بتا دیتا ہے اوراسے ایسی جگہوں سے روزی اور رزق دیتا ہے' جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ روزہ کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ سے انسان کو پریشانیوں اور مصائب سے نجات ملتی ہے۔اوراگرانسان روزہ رکھنے کے باوجود تقویٰ اختیار نہیں کرتا تو پھر اللہ تعالیٰ کوانسان کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔کیونکہ صرف کھانے پینے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام نافرمانیوں سے بچنے کا نام روزہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگی میں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

خطبہ استقبال رمضان المبارک

مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وَ ماہ شعبان کے آخر میں مسائل اور فضائل رمضان پرنہایت فصیح اور بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔اس خطبے کے الفاظ اور ترجمہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی نصیب فرمائے۔آمین۔

((یاایھا الناس قد اظلکم شهر عظيم شهر مبارک شهر فيه ليلة خير من شهر' جعل الله صيامه فريضة وقيام ليله تطوعا من تقرب فيه بخصلة من الخير كمن ادى فريضة فيما سواه ومن ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فر فيما سواه، وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزا رزق المومن من فطر فيه صائما كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكا مثل اجره من غير ان ينتقص من اجره شيء قلنا يا رسول الله ﷺ ليس كلنا تج نفطر به الصائم فقال رسول الله ﷺ يعطى الله هذا الثواب من فطر صائما مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائما سقاه الله من حوض شر يضما حتى يدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة و اوسطه مغفرة واخره عتق من ومن خفف عن مملوكه فيه غفرله واعتقه من النار)) (رواہ البیہقی فی شعب الا مشکوٰۃ المصابیح' ج:۱'ص:۱۷۳)

''اے لوگوتم پرایک عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے۔وہ ایسا ماہِ مبارک ہے'جس میں ایک ایسی ہے جوہزار ماہ سے افضل ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کیے ہیں اوررات کے ق نفل قرار دیا ہے۔جوکوئی اس ماہ میں تقرب الٰہی کے لیے ایک نفلی نیکی کا کام کرے گا' اسے باقی د میں فرض نیکی کے برابر ثواب ملے گا۔اور جوشخص اس ماہ میں فرض ادا کرے گا' اسے عام دنوں ستر (۷۰) فرائض ادا کرنے کا اجروثواب ملے گا۔ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب ج ہے۔یہ ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینہ ہے۔اس ماہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔جو اس مبارک میں روزے دار کا روزہ افطار کرائے' اس کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور آگ سے اس گردن آزاد ہوگی اورروزہ دار کا ثواب کم کیے بغیر افطاری کرانے والے کوبھی روزہ دار کے برابر ثو ملے گا۔ہم (صحابہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر ایک روزہ اف کروانے کی طاقت نہیں رکھتا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوکوئی روزہ دار کا روزہ کھجور' پانی یا دو کے ایک گھونٹ سے افطار کروائے گا' اللہ تعالیٰ اسے بھی یہ ثواب عطا فرمائے گا۔البتہ جو روزہ د پیٹ بھر کر کھلائے' اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض کوثر سے ایسا مشروب پلائے گا' کہ دخول جنت تک ا پیاس نہ لگے گی۔ماہ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت اور دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم کی آگ آزادی کا ہے اور جوکوئی اس ماہ میں اپنے غلام کے کام میں تخفیف کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے بخش د اورآگ کے عذاب سے اسے آزاد کرے گا۔